آج وہ فکرِ فلک پیما ہے بیزارِ صعود — جس کی جولانگاہ تھی بالائے ایوانِ شہود
وہ زباں چپ ہے دیا کرتی تھی جو دادِ سخن — کس کو اب ٹھہرائیں گے اہلِ نظر معیارِ فن
اب ہے محوِ خواب تھی نقادِ جلوہ جو نظر — کس لئے روشن ہیں پھر یہ انجم و شمس و قمر
کیوں ہے گرمِ خود نمائی لالہ و گل کا نکھار — جب کہ گلشن میں نہیں ہے صیرفیٔ نوبہار
اب ہے معذورِ تماشا چشمِ جوہر آشنا — کیوں صدف میں ہیں گہر وابستۂ نشو و نما

ہو گئی ہیں قلزمِ سیماب کی موجیں خموش
اب فلک پر چشمۂ سیماب ہے کیوں گرمِ جوش

(۳)

آہ اے سیماب اے رونق فروزِ بزمِ داغ — اٹھ گیا تو رہ گئی اردو کی محفل بے چراغ
آج ہے سونی بساطِ انجمن تیرے بغیر — محفلِ ماتم ہے ہر بزمِ سخن تیرے بغیر
تیرے جانے سے ہوئے بیگانۂ ذوقِ گداز — سوزِ شمعِ بزم اور پروانۂ محفل کا ساز
سازِ آہنگِ سرِ محفل ہیں نالہ آفریں — نغمہ مضطرب ہے یا طوفانِ آہِ آتشیں
رخصتِ صبحِ بہارِ عیش اے ساقی ہے آج — اختتامِ دورِ لطفِ بادہ آشامی ہے آج
عشق کی اب ہر فغاں بے کیف و بے تاثیر ہے — حسن کے جلووں کا عالم مطلقاً دل گیر ہے
رہینِ صد افسردگی ہے لالہ زاروں کا شباب — بے بصر ہے چشمِ نرگس ساغرِ گل بے شراب
بجلیاں برسا رہے ہیں قافلے پر بے گماں — زحمتِ نظارہ بن کر صبحِ منزل کے نشاں

قافلہ ہے بے امیرِ کارواں اندوہ گیں
تا بہ منزل اب کوئی پہنچے یہ ممکن ہی نہیں

(۴)

کون دے جذباتِ مردہ کو نویدِ زندگی — کون بخشے ظلمتِ احساس کو تابندگی
ہے سخن میں کس سے لے کر پیامِ انقلاب — کس کا ہر شعر کارِ فن ہے آپ ہی اپنا جواب